سوال

ہمیشہ رفع یدین کرنا 235

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنحضرت ﷺ کا بوقت رکوع کرنے اور سر اُٹھانے کے ہمیشہ رفع یدین کرنا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشک احادیث صحیح قویہ سے رسول اللہ ﷺ کا نماز میں ہمیشہ رفع یدین کرنا ثابت ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی میں ہے۔

عن ابن عمران رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیہ واذارکع واذارفع راسہ من الرکوع وکان لایفعل ذلک فی السجود فما ذالت تلک صلوتہ حتی لقی اللہ تعالیٰ۔

ہے بجائے

ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح الصلوۃ واذا اکبر للرکوع واذا رفع رأسہ من الرکوع رفعہما کذالک وقال سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد وکان لایفعل ذالک فی السجود۔

یعنی رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اُس سے سر اُٹھاتے تب ہی دونوں ہاتھ اُٹھاتے سجدہ میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ بائیس صحابیوں سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اُن میں سے پندرہ صحابی کی روایت صحاح ستہ میں موجود

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الیٰ ذکر اللہ۔ فاذا فضتم من عرفات فاذکر اللہ عند المشعر الحرام۔ فاذا قضیتم مناسلکم فاذکر اللہ کذکرکم اباء کم وقال رسول اللہ ﷺ انما جعل الامام لیوتم بہ فاذا کبر فکبروا الی آخر الحدیث۔

علاوہ اس کے صدہا مثالیں ہیں۔

جگہ کہ قرینہ صارفہ کی وجہ سے ہمیشگی مراد نہیں اُس کی مثال یہ ہے:

{ یا ایہا الذین اٰمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا الخ }

یعنی جب نماز کا ارادہ کرو تو وضو کرلو۔

یہاں پر ہمیشگی کے معنی مقصود نہیں۔ کیونکہ ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرنا ضروری نہیں۔ اس لیے کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض اوقات ایک وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں واذا قری القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا''۔ یہاں بھی ہمیشگی مگراد نہیں۔ کیوں کہ روایت عبادہ بن الصامت ''لا ت

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 04 ص 308-309

محدث فتویٰ